بے خبری

نومبر ۱۹۸۸ء میں جزیرہ مالدیپ میں ایک واقعہ ہوا۔ مالدیپ کا ایک تاجر جس کا نام عبداللہ لطفی ہے اس نے پڑوسی ملک سری لنکا میں اپنا خفیہ دفتر قائم کیا۔ وہاں اس نے نوجوانوں کا ایک دستہ تیار کیا اور ان کو ہتھیار دے کر کشتیوں کے ذریعہ مالدیپ (Male) کے ساحل پر ۳ نومبر ۱۹۸۸ء کو اتار دیا۔ اس کا مقصد مالدیپ میں "فوجی انقلاب" لانا تھا۔ چنانچہ اس نے فوراً مالدیپ کے صدر مامون عبدالقیوم کی رہائش گاہ کو گھیر لیا اور اس کی دیواروں کو گولی کا نشانہ بنانا شروع کیا۔

مالدیپ بحر ہند کا ایک بہت ہی چھوٹا ملک ہے۔ اس کے پاس اپنی کوئی فوج نہیں ہے۔ عبداللہ لطفی کا خیال تھا کہ وہ غیر مسلح مالدیپ کو نہایت آسانی سے فتح کر کے وہاں اپنی حکومت قائم کر سکتا ہے۔ مگر اس کو مکمل ناکامی ہوئی۔ اس کو گرفتار کر لیا گیا۔

مالدیپ کے حالات بظاہر لطفی کے موافق تھے۔ اس کے باوجود اس کو اپنے مقصد میں ناکامی کیوں ہوئی۔ اس کا سبب یہ تھا کہ لطفی معاملہ کے ایک پہلو کو جانتا تھا، مگر وہ اس کے دوسرے پہلو سے بالکل بے خبر تھا۔ اس کو یہ معلوم تھا کہ مالدیپ کے پاس کوئی فوج نہیں ہے۔ مگر وہ اس دوسری حقیقت سے بے خبر رہا کہ جدید مواصلات کے اس دور میں مالدیپ نہایت آسانی سے باہر کے ملک سے فوج منگوا سکتا ہے جو اس کا بچاؤ کر سکے۔

مالدیپ کا ٹیلیفونی نظام نہایت عمدہ ہے۔ وہ سیٹلائٹ کے ذریعہ کسی بھی ملک سے فوری طور پر ربط قائم کر سکتا ہے۔ چنانچہ جیسے ہی لطفی نے مالدیپ کے صدارتی محل پر حملہ کیا۔ مالدیپ کے صدر مامون عبدالقیوم نے ہندوستان کی حکومت سے ٹیلیفون پر رابطہ کیا۔ انہوں نے نئی دہلی کو صورتحال سے باخبر کرتے ہوئے یہ درخواست کی کہ وہ فوراً ان کی مدد کے لئے اپنی فوجیں بھیج دیں۔

ہندوستان کے لئے یہ ایک سنہری موقع تھا۔ اس حادثہ نے ہندوستان کو یہ موقع فراہم کر دیا کہ وہ بحر ہند میں اپنی طاقت کا مظاہرہ کر سکے۔ وہ مالدیپ کے معاملہ میں مداخلت کر کے اس علاقہ میں اپنے آپ کو فوجی نجات دہندہ کی حیثیت سے پیش کر سکے۔ چنانچہ صدر مالدیپ کی درخواست ملنے کے بعد چھ گھنٹہ کے اندر ہندوستانی فوج مالدیپ (Male) کے ہوائی اڈے پر اتر گئی۔ اس نے چند گھنٹوں کے آپریشن میں لطفی اور اس کے ساتھیوں کو عین اس وقت گرفتار کر لیا جب کہ وہ سمندری کشتیوں کے ذریعے سری لنکا کی طرف بھاگنے کی کوشش کر رہے تھے مامون عبدالقیوم کی حکومت بحال ہو گئی۔

دہلی کے انگریزی ہفت روزہ انڈیا ٹوڈے (۳۰ نومبر ۱۹۸۸ء) نے اس معاملہ کی تفصیلی رپورٹ دی ہے۔ اس نے بجا طور پر لکھا ہے کہ مالدیپ پر حملہ کرنے والے اپنے حملہ میں کامیاب ہو سکتے تھے اگر انہوں نے احتیاطی تدبیر پر عمل کیا ہوتا اور ٹیلی فون اکسچینج اور ہوائی اڈہ پر قبضہ کر کے ان کو ناقابل استعمال بنا دیتے:

The attackers could have made it if they had taken care to neutr alize the telephone exchange & airport. (4.5)

عبداللہ لطفی کو شاید قدیم صدارتی محل کا علم تھا۔ جسکی حیثیت صرف مقامی قلعہ کی ہوتی تھی۔ اس کو جدید صدارتی محل کا علم نہ تھا جو مواصلات کے سائنسی وسائل کے ذریعہ پورے عالم سے مربوط ہوتا ہے۔ قدیم شاہی محل کیلئے سمندر اور پہاڑ حائل ہو جاتے تھے۔ مگر جدید شاہی محل کی راہ میں کوئی سمندر یا کوئی پہاڑ حائل نہیں۔ وہ خلائی مواصلات کے ذریعے پیغام رسانی کر سکتا ہے اور فضائی سواریوں کے ذریعہ اپنے لئے مدد بلا سکتا ہے۔

مالدیپ کا یہ واقعہ علامتی طور پر جدید مسلم تاریخ کی تصویر ہے۔ وہ موجودہ زمانہ میں مسلم رہنماؤں کے ناکام اقدامات کی حقیقت کو بتا رہا ہے۔ موجودہ زمانہ میں مسلم رہنماؤں نے بے شمار اقدامات کئے مگر ان کے تمام اقدامات بلا استثناء ناکام رہے۔ اس کی وجہ دوبارہ وہی تھی جو عبداللہ لطفی کے مذکورہ واقعہ میں نظر آتی ہے۔ ہمارے رہنماؤں نے معاملہ کے ایک پہلو کو جانا مگر وہ معاملہ کے دوسرے پہلو سے بالکل بے خبر رہے اور موجودہ دنیا میں جو لوگ اس قسم کی بے خبری کا ثبوت دیں ان کے اقدامات کیلئے بدترین ناکامی کے سوا کوئی اور انجام مقدر نہیں۔ (تصویر ملت)